قومی اسمبلی میں

قومی اسمبلی۔ ۱۸؍ جون ۱۹۷۴ء

[illegible] اسمبلی

①

- قادیانی مسئلہ پر مسلمانوں کی ترجمانی
- بھارت کا ایٹمی دھماکہ
- حلقۂ انتخاب کے مسائل اور مشکلات

قومی اسمبلی کے بجٹ سیشن کے دوران شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کی تقریر مورخہ ۱۸؍ جون ۷۴ء کو اسمبلی نے جس شکل میں ضبط کیا اسی صورت میں پیش کی جا رہی ہے۔ (ادارہ)

بھارت کا ایٹمی دھماکہ | نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ——— مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے کہ نہ صرف اس طرف کے لوگوں نے صحیح تنقید کی ہے۔ بلکہ حزب اقتدار نے بھی صحیح طریقے سے بجٹ کے متعلق خیالات ظاہر کئے۔ بہر تقدیر اس وقت مجھے جناب سپیکر صاحب کا حکم ہے۔ کہ اختصار سے کام لوں تو مجھے ایک چیز عرض کرنا ہے۔ کہ اس وقت ملک کو ایک بہت بڑا اور اہم مسئلہ درپیش ہے۔ اور وہ اہم مسئلہ یہ ہے۔ ہندوستان کا ایٹمی دھماکہ کرنا۔ اور یہ حقیقت ہے کہ ہندوستان کے عزائم سوائے پاکستان کی تباہی کے اور کچھ نہیں۔ انہوں نے راجستان میں جو ایٹمی تجربہ کیا ہے۔ وہ ہمیں اپنا تاریخ بتلانے کے لئے اور دھمکانے کے لئے ہے۔ اور ہندوؤں سے ہمیں کوئی توقع نہیں ہے اگر اسے موقع ملے گا۔ تو یقیناً وہ پاکستان کے اوپر جیسا کہ ہیروشیما پر بم گرایا گیا اسی بم کو اسی طریقہ سے استعمال کرے۔ اس کے لئے بھی وہ تیار ہو سکتا ہے۔

کافروں سے معاہدوں پر بھروسہ بیکار ہے | ہمارے جناب عزیز احمد صاحب نے بیرونی ممالک میں جاکر بیان دیا ہے۔ کہ جو ایٹمی ہتھیار کے مالک ممالک ہیں ان سے ہم نے ضمانت لینے کی کوشش کی کہ یہ جو ایٹمی دھماکہ ہوا ہے۔ اسکی وہ ضمانت دیں کہ پھر اس طریقے سے دھماکہ جنگی مقاصد کیلئے استعمال نہیں کریں گے۔ مجھے یقین ہے کہ اگر امریکہ۔ برطانیہ۔ فرانس چاہے چین بھی ان کے ساتھ

شامل ہو، وہ ہمیں اطمینان دلا دیں لیکن یہ حقیقت ہے کہ خدا نہ کرے اگر وہ وقت جنگ کا جو ۱۹۷۱ء میں آیا تھا۔ وہ وقت جب آئیگا۔ تو نہ کوئی معاہدے نہ وہ ضمانتیں نہ وہ تحفظ ہمیں پھر ایٹمی دھماکے سے بچائیں گے ــــ ہرگز نہیں۔ وہ ضمانتیں کارآمد نہیں ہوں گی۔ اور یقیناً دشمن اپنے حربے کو استعمال میں لائے گا۔ اس کے لئے مجھے یہ گذارش کرنا ہے۔ کہ اس کے لئے بجٹ میں جس قدر رقم مقرر کریں۔

جنگی منصوبوں کیلئے قوم کو اعتماد میں لیں میں کہتا ہوں کہ چھ ارب کی بجائے بارہ ارب مقرر کریں۔ ہماری قوم مسلمان قوم ہے۔ یعنی پاکستانی قوم۔ یہ اسلام و دین کی خاطر مجھے یقین ہے کہ اگر مجھ جیسا ناقص آدمی اپنی قوم سے اپیل کرے کہ ہم ملک کے تحفظ کے لئے ایٹمی ہتھیار بنانا چاہتے ہیں۔ اور اس کے لئے ہمیں بارہ ارب روپے چاہئیں ــ تو قوم بڑی سے بڑی قربانی دیدے گی۔ پاکستانی قوم کے احساسات یہ ہیں۔ ان کو چودہ سو برس پہلے سبق پڑھایا گیا تھا۔ جبکہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنا سب کچھ مال و متاع قوم کی خاطر پیش کر دیا۔ اور حضرت عمرؓ آدھا سامان لے آئے۔ ہماری قوم ان کے نقش قدم پر چلتی ہے۔ یہ قربانی دینے کے لئے تیار ہے۔ اور خصوصاً ایٹمی ہتھیار بنانے کیلئے اور دوسرا ضروری اسلحہ بنانے کے لئے جتنی بھی رقم آپ کو چاہئے قوم دینے کیلئے تیار ہو گی۔ میں کہتا ہوں کہ ہندو جیسی بزدل قوم نے بھوک برداشت کی، اور ایسی سختیاں برداشت کیں اور انہوں نے یہ دھماکہ کر لیا ہے۔ ہمیں تو ابتداء سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بتایا گیا تھا: واعدوا لھم ما استطعتم من قوۃ ومن رباط الخیل ترھبون بہ عدو اللہ وعدوکم ــــ یہ ٹھیک ہے کہ بین الاقوامی سطح پر ہم معاہدے بھی کرتے ہیں۔ ہم اسکی مخالفت نہیں کرتے ہیں۔ لیکن ہمیں ان معاہدوں پر قطعاً اعتبار نہیں ہے۔ سختی کے وقت کوئی کام نہیں آئیگا۔ اور ہمارے ساتھ اگر کوئی طاقت ہو گی تو ایک چیز ہو گی اور وہ ہمارا ایمان ہو گا۔ تو ایٹمی ہتھیار نے قوم کی توجہ اپنی طرف مبذول کرائی ہے تو ہمیں اس کے جواب میں تیاری کرنے پر جتنی رقم خرچ کرنا پڑے ہم اسے کل سے لینا شروع کر دیں تو قوم ہمیں شام سے پہلے دینے کیلئے تیار ہے۔

ہمارے ایٹمی منصوبے اور مرزائیوں کا کردار شرط یہ ہے کہ جتنی رقم منظور ہو وہ خورد برد نہ ہو۔ قوم تب سستی نہیں کرے گی۔ اور تب قربانیوں سے دریغ نہیں کرے گی بشرطیکہ اس سلسلے میں یقین ہو جائے کہ حکومت صرف باتیں کرنے والی نہیں بلکہ عمل کرنے والی بھی ہے۔ اور یہ کہ قوم کو یقین ہو کہ ایٹمی اور فوجی پروگرام مرزائیوں کے ہاتھوں میں نہیں دئے جائیں گے۔ نہ انہیں ایسے کاموں